بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18؍جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا ہے۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت عثمانؓ کو علیحدہ علیحدہ بلوا کر ان دونوں سے حضرت عمرؓ کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عمرؓ کو افضل قرار دیتے ہوئے اُن کی طبیعت کی سختی کا ذکر کیا۔ جس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ عمرؓ کی طبیعت میں سختی اس لیے ہے کہ وہ مجھ میں نرمی دیکھتے ہیں۔ جب امارت ان کے سپرد ہوگی تو وہ اپنی بہت سی باتوں کو چھوڑ دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کے متعلق مثبت رائے کا اظہار کیا اور عرض کی کہ عمرؓ کا باطن اُن کے ظاہر سے بھی بہتر ہے۔ ان ہی دنوں میں حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمرؓ کی طبیعت کی سختی کی وجہ سے اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ آپؓ سے رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جب میرا رب مجھ سے عمرؓ کے متعلق پوچھے گا تو میں جواب دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عثمانؓ کو طلب فرمایا اور انہیں حضرت عمرؓ کے حق میں وصیت لکھوائی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ تحریر لکھ رہے تھے کہ ابو بکرؓ پر غشی طاری ہوئی، اس دوران حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کو افاقہ ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا لکھا

ہے ؟اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں نے عمرؓ کا نام لکھا ہے تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم نے وہی لکھا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا۔

جب وصیت لکھی جاچکی تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور وصیت سنائی گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس پر راضی ہو جسے میں نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے ؟ میں نے کسی رشتے دار کو تم پر خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس بارے میں غور و فکر میں کمی نہیں کی پس اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں سے نرمی کے ساتھ معاملہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت عمرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد جو پہلا خطاب فرمایا اس بارے میں متفرق روایات ملتی ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعے اور مجھے تمہارے ذریعے آزمایا ہے۔ تمہارا جو بھی معاملہ میرے سامنے پیش ہو گا میرے علاوہ کوئی اور اسے نہیں دیکھے گا اور جو معاملہ مجھ سے دُور ہو گا اس کے لیے میں قوی اور امین لوگوں کو مقرر کروں گا۔ عربوں کی مثال نکیل میں بندھے اونٹ کی طرح ہے جو اپنے قائد کے پیچھے چلتا ہے۔ پس اس کے قائد کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس طرح ہانک رہا ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں انہیں ضرور سیدھے رستے پر رکھوں گا۔

حضرت عمرؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد تیسرے دن تفصیلی خطاب کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا: مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ لوگ میری تیز مزاجی سے ڈر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد اور ابو بکرؓ کی خلافت میں یقیناً میں ان دونوں کے ہاتھ میں ایک کھنچی ہوئی تلوار تھا۔ وہ چاہتے تو مجھے نیام میں رکھتے اور اگر چاہتے تو مجھے کھلا چھوڑ دیتے تا میں کاٹ ڈالتا۔ اے لوگو! میں تمہارے اُمور کا والی بن گیا ہوں۔ اب وہ تیزی کمزور کر دی گئی ہے اور اب وہ مسلمانوں پر ظلم و دراز دستی کرنے والوں پر ظاہر ہو گی۔ وہ لوگ جو نیک خُو، دین دار اور صاحبِ فضیلت ہیں میں ان کے ساتھ اس سے بھی زیادہ نرم ثابت ہوں گا جو نرمی وہ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ اے لوگو! تمہارا مجھ پر حق ہے کہ میں غنیمتوں اور اس مال میں سے جو تم پر خرچ کرنا ہے کوئی شے تم سے چھپا کر نہ رکھوں۔ تمہارے وظائف اور روزینے تمہیں دیتا

رہوں، تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں، جب تم لشکر میں شامل ہو کر گھر سے غائب رہو تو تمہارے بال بچوں کا باپ بنا رہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لیے اس قدر قربانیوں سے کام لیا ہے کہ وہ یورپین مصنف جو رسول کریم ﷺ پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں وہ بھی ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ذکر پر تسلیم کرتے ہیں کہ جس محنت اور قربانی سے ان لوگوں نے کام کیا ہے دنیا کے کسی حکمران میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

حضرت مصلح موعودؓ یہ ثابت کرتے ہوئے کہ حضرت عمرؓ کی منصف مزاجی اور بصیرت افروزی حضور اکرم ﷺ کی غلامی اور خوفِ خدا کی وجہ سے تھی فرماتے ہیں کہ ہر وقت کی صحبت میں رہنے والا ایسا شخص مرتے وقت یہ حسرت رکھتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کے قدموں میں اسے جگہ مل جائے۔ اگر رسولِ کریم ﷺ کے کسی فعل سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ آپؐ خدا کی رضا کے لیے کام نہیں کرتے تو کیا حضرت عمرؓ جیسا انسان اس درجے کو پہنچ کر کبھی یہ خواہش کرتا کہ آپؐ کے قدموں میں جگہ پائے۔

حضرت عمرؓ کی اہلِ بیتِ رسول ﷺ سے عقیدت کے اظہار کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ایران فتح ہوا اور وہاں سے باریک آٹا پیسنے والی چکیاں لائی گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہلا باریک پِسا ہوا آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ حضرت عائشہ اس وقت آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کی وجہ سے اس آٹے سے بنی روٹی میں سے ایک لقمہ منہ میں ڈالتے ہی آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا کہ وہ جس کے طفیل ہم کو یہ نعمتیں ملیں وہ تو اِن نعمتوں سے محروم چلا گیا لیکن ہم وہ نعمتیں استعمال کر رہے ہیں۔

حضرت عمرؓ حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی بہت عزت کرتے، ان دونوں کو عطا کرتے۔ جب آپؓ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرمائے تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے قریبی رشتے دار سے شروع کیا۔ آپؓ نے پہلے حضرت عباسؓ اور پھر حضرت علیؓ کا حصّہ مقرر فرمایا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد جن مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ان میں پہلا ذکر تھا سہیلہ محبوب صاحبہ اہلیہ فیض احمد صاحب گجراتی درویش مرحوم ناظر بیت المال جن کی نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے

موصیہ تھیں یہ بہار کے ایک تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے والد احمدی نہیں تھے لیکن ان کی والدہ اپنے والد کی بیعت کے بعد خود مطالعہ کر کے شامل ہوئیں۔ مرحومہ نے زندگی وقف کی تھی جس پر اُس وقت کے ناظر خدمت درویشاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے وقف کے خط کے جواب میں ان کو لکھا کہ مجھے آپ کے وقف کا علم ہوا ہے اور آپ کا یہ اقدام بڑی قدر کے قابل ہے۔ وقف کے ماتحت آپ کا اولین فرض ہے کہ دین کا علم سیکھیں اپنے اعمال کو اسلام اور احمدیت کے مطابق بنائیں تاکہ بہترین نمونہ قائم ہو۔ 1964ء میں مرحومہ کی شادی چوہدری عبداللہ صاحب درویش سے ہوئی ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئیں لیکن یہ کچھ دیر بعد علیحدگی ہوگئی پھر ان کی دوسری شادی ہوئی چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش سے ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن وہ بچپن میں فوت ہوگیا تو مرحومہ کو ریٹائرمنٹ تک تقریباً تیس سال نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور ہیڈ مسٹرس خدمت کا موقع ملا۔

حضور نے مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن شیخ اسرار احمد صاحب کیرنگ اڈیشہ انڈیا سپر وائزر نظامت تعمیرات کا ذکر فرمایا۔ جن کی گذشتہ دنوں کرونا کی وجہ سے 33 سال کی عمر میں وفات ہوئی ۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ پرانے احمدی خاندان میں سے ان کا خاندان ہے۔ نہایت باخلاق نمازی اور خدمت دین کے لئے تیار رہنے والے خادم سلسلہ تھے۔ بچپن سے ہی مسجد کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ آٹھ سالوں سے مرحوم نظامت تعمیرات قادیان میں بہت خوش اسلوبی سے بطور سپر وائزر خدمت بجا لا رہے تھے اور بڑے سنجیدگی سے کام کرنے والے تھے گہرائی میں جاکر اپنے کام کو دیکھتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ والدین دو بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ معاون ناظر وصیت شعبہ استقبالیہ، مکرم عیسیٰ موکی تلیمہ صاحب نیشنل نائب امیر تنزانیہ، مکرم سیف علی صاحب سڈنی آسٹریلیا، مکرم مسعود احمد حیات صاحب یوکے کا ذکر فرمانے کے بعد حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔